قُلۡ اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۚ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیۡمٌ (ال عمران: 74)

روزنامہ

الفضل لندن

مدیر: ابو سعید

Online Edition

بدھ 06 جنوری 2021ء | 21 جمادی الاولیٰ 1442 ہجری قمری | جلد:3 | شمارہ:5

فرمانِ رسول ﷺ

مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت سے قبل کی نشانیوں کے بارہ میں آپ ﷺ نے فرمایا:

’’علم ختم ہو جائے گا، جہالت کا دور دورہ ہو گا، زنا بکثرت پھیل جائے گا، شراب عام پی جائے گی، مرد کم ہو جائیں گے اور عورتیں باقی بچ رہیں گی، جس کی وجہ سے پچاس پچاس عورتوں کا ایک ہی نگران اور سر پرست ہو گا۔‘‘

(سنن ابن ماجہ کتاب الفتن باب اشراط الساعۃ)

حضرت ابوہریرہؓ سے یہ روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

’’قیامت اس وقت آئے گی... علم چھن جائے گا، زلازل کی کثرت ہو گی، تیز رفتاری کی وجہ سے وقت قریب محسوس ہو گا، بڑے گھمبیر فتنوں کا ظہور ہو گا، قتل و غارت عام ہو گی مال کی فراوانی ہو گی... لوگ بلند تر عمارات بنانے میں ایک دوسرے سے بڑھنے کی کوشش کریں گے۔ حالات اس قدر خراب ہوں گے کہ انسان کسی قبر کے پاس سے گزرتے ہوئے تمنا کرے گا کہ کاش میں مر کر اس قبر میں دفن ہو چکا ہوتا۔‘‘

(بخاری کتاب الفتن باب خروج النار)

حضرت سلطان القلمؑ کے رشحات قلم

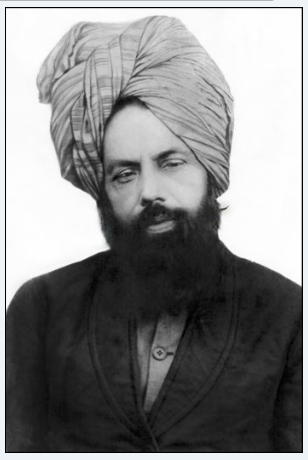

اس زمانہ کا حصن حصین میں ہوں

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’اس زمانہ کا حصن حصین میں ہوں جو مجھ میں داخل ہوتا ہے وہ چوروں اور قزاقوں اور درندوں سے اپنی جان بچائے گا۔ مگر جو شخص میری دیواروں سے دور رہنا چاہتا ہے ہر طرف سے اس کو موت درپیش ہے اور اس کی لاش بھی سلامت نہیں رہے گی، مجھ میں کون داخل ہوتا ہے؟ وہی جو بدی کو چھوڑتا ہے اور نیکی کو اختیار کرتا ہے اور کجی کو چھوڑتا ہے اور راستی پر قدم مارتا ہے اور شیطان کی غلامی سے آزاد ہوتا ہے اور خدا تعالیٰ کا ایک بندہ مطیع بن جاتا ہے۔‘‘

(فتح اسلام روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 34 ایڈیشن 1984ء)

’’میں اس وقت محض للہ اس ضروری امر سے اطلاع دیتا ہوں کہ مجھے خدا تعالیٰ نے اس چودھویں صدی کے سر پر اپنی طرف سے مامور کر کے دین متین اسلام کی تجدید اور تائید کے لئے بھیجا ہے تا کہ میں اس پر آشوب زمانے میں قرآن کی خوبیاں اور حضرت رسول اللہ ﷺ کی عظمتیں ظاہر کروں اور ان تمام دشمنوں کو جو اسلام پر حملہ کر رہے ہیں ان نوروں اور برکات اور خوارق اور علوم لدنیہ کی مدد سے جواب دوں جو مجھ کو عطا کئے گئے ہیں۔‘‘

(برکات الدعا روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 34)

میں وہ پانی ہوں جو آیا آسماں سے وقت پر
میں ہوں وہ نور خدا جس سے ہوا دن آشکار

ارشاد باری تعالیٰ

فَاِذَا بَرِقَ الۡبَصَرُ۔ وَ خَسَفَ الۡقَمَرُ۔ وَ جُمِعَ الشَّمۡسُ وَ الۡقَمَرُ۔ یَقُوۡلُ الۡاِنۡسَانُ یَوۡمَئِذٍ اَیۡنَ الۡمَفَرُّ۔

(سورۃ القیامۃ: 8 تا 11)

ترجمہ: تو (جواب دے کہ) جب نظر چندھیا جائے گی۔ اور چاند گہنا جائے گا۔ اور سورج اور چاند اکٹھے کئے جائیں گے۔ اُس دن انسان کہے گا فرار کی راہ کہاں ہے؟

فرمان خلیفہ وقت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کی دلیل

آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ ایک آواز جو ایک چھوٹی سی بستی سے اٹھی تھی دنیا کے 210 ملکوں میں پھیلی ہوئی ہے اور یہی آپ کی سچائی کی دلیل بھی ہے۔ دور دراز کے علاقے جہاں تیس چالیس سال پہلے تک بھی احمدیت کے پہنچنے کا تصور نہیں تھا، نہ صرف وہاں پیغام پہنچا ہے بلکہ وہاں ایسے پختہ ایمان والے اللہ تعالیٰ پیدا فرما رہا ہے کہ حیرت ہوتی ہے۔ ایک واقعہ بھی بیان کرتا ہوں۔ بینن افریقہ کا ایک چھوٹا سا ملک ہے۔ وہاں 2012ء میں ایک جماعت کا قیام عمل میں آیا۔ وہاں کے ایک گاؤں کے ایک احمدی، ان کا نام ابراہیم صاحب ہے۔ انہوں نے احمدیت قبول کی۔ اس سے پہلے یہ مسلمان تھے اور کافی علم رکھنے والے تھے اور احمدیت قبول کرنے کے بعد انہوں نے اخلاص و وفا میں ترقی کرنی شروع کی۔ اپنے رشتہ داروں کو بھائیوں وغیرہ کو تبلیغ کرنی شروع کی۔ ان کے بھائی نے ان کی تبلیغ سے تنگ آ کر کہ یہ تبلیغ کر کے ہمیں ہمارے دین سے ہٹا رہا ہے، ان سے لڑائی کرنی شروع کر دی لیکن یہ تبلیغ کرتے رہے۔ لوگوں کو احمدیت کا پیغام، حقیقی اسلام کا پیغام پہنچاتے رہے۔ اور اس طرح ان کی کوششوں سے ارد گرد کے تین گاؤں اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدیت میں شامل ہو گئے۔ تو ابراہیم صاحب کے بھائی نے اپنے ایک دوست کے ساتھ مل کے ان کے قتل کا منصوبہ بنایا کہ یہ تو احمدیت کو پھیلاتا چلا جا رہا ہے اس لئے ایک ہی علاج ہے کہ ان کو قتل کر دیا جائے۔ ابراہیم صاحب کہتے ہیں کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ ان کا بڑا بھائی اور اس کا دوست کوئی گڑھا کھود کر اس میں کچھ ڈال رہے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ خواب کے تین دن بعد ہی ان کے بڑے بھائی کا دوست اچانک بیمار ہوا اور اس کی موت واقع ہو گئی۔ اس پر ان کے بھائی نے کہنا شروع کر دیا کہ یہ احمدی جو ہے اس نے میرے دوست کو کوئی جادو ٹونہ کر دیا۔ کچھ

بقیہ صفحہ 4 پر

اس شمارہ میں

- نماز (منظوم)
- احسان اور اس کے مختلف مدارج
- تبلیغ میں پریس اور میڈیا سے کس طرح کام لیا جاسکتا ہے
- احمدیت نے میرے خاندان کو کیا دیا

دربارِ خلافت

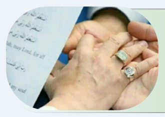

جمعہ ضرور پڑھنا چاہئے

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

تو جمعہ کی طرف بھی توجہ دینے کی بہت زیادہ ضرورت ہے۔ جو معلومات مَیں نے لی ہیں ان سے مجھے پتہ لگا ہے کہ اکثر لوگ دوسرے تیسرے ہفتے جمعے کو جمعہ پڑھنے کے لئے آتے ہیں اس طرف بہت زیادہ توجہ کی ضرورت ہے۔ اس بارے میں تو بڑا واضح حکم ہے کہ جمعہ کے لئے آؤ اور کاروبار کو چھوڑ دو۔ احمدیوں کو تو خاص طور پر اس طرف توجہ دینی چاہئے کہ یہ اسی سورۃ میں ہی حکم ہے جس میں آخرین کو پہلوں کے ساتھ ملانے کا حکم ہے۔ تو جمعے کے بعد پھر اجازت ہے کہ آپ کاروبار کر لیں۔ اور جو اس طرح کریں گے جمعے کی نماز کے لئے کاروبار بند کریں اور پھر جمعے کے بعد شروع کریں تو ان کے کاروبار میں اللہ تعالیٰ کا فضل بھی شامل ہو گا۔

ایک حدیث میں آتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک شہروں کی پسندیدہ جگہیں ان کی مساجد اور شہروں کی ناپسندیدہ جگہیں ان کی مارکیٹیں ہیں۔

(مسلم کتاب المساجد باب فضل الجلوس فی مصلاہ بعد الصبح وفضل المساجد)

پس کون ہے جو پسندیدہ اور اچھی چیز کو چھوڑ کر ناپسندیدہ چیز کو حاصل کرنے کی کوشش کرے۔

بعض لوگ کہتے ہیں اور لکھتے ہیں کہ ہم جس چیز کو بھی ہاتھ ڈالتے ہیں جس کاروبار میں بھی ہاتھ ڈالتے ہیں جس کام میں بھی ہاتھ ڈالتے ہیں اس میں بربادی ہو جاتی ہے، کوئی برکت نہیں پڑتی۔ اور پھر اس وجہ سے ان لوگوں کے خیالات اور ان کے ذہن بڑے بیہودہ ہو جاتے ہیں۔ تو اگر عبادتوں کا حق ادا کرتے ہوئے پھر کاروبار بھی کریں گے تو اللہ تعالیٰ برکت بھی ڈالے گا۔ جمعے کی نماز کے وقت بجائے جمعے پہ آنے کے اگر کاروبار کی طرف ہی دھیان رہے گا اللہ تعالیٰ کے حکموں کو اگر ٹالیں گے تو بے برکتی ہی رہے گی۔ پس نمازوں اور جمعہ کے اوقات میں خاص طور پر اس بات کا خیال رکھا کریں۔ بعض دفعہ یہ ہوتا ہے کام کی جگہ دور ہے اور دو تین احمدی کسی نہ کسی جگہ اکٹھے ہو جاتے ہیں۔ سینٹر میں نہیں آ سکتے تو جو تین چار افراد ہیں وہ اپنی جگہ پر ہی کسی کو اپنے میں سے امام مقرر کر کے جمعہ پڑھ لیا کریں۔ لیکن جمعہ ضرور پڑھنا چاہئے۔

تو بہرحال حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں (یہ جمعہ کی مثال دینے کے بعد) کہ: ’’پھر سال کے بعد عیدین میں یہ تجویز کی کہ دیہات اور شہر کے لوگ مل کر نماز ادا کریں تا کہ تعارف اور انس بڑھ کر وحدت جمہوری پیدا ہو۔ پھر اسی طرح تمام دنیا کے اجتماع کے لئے ایک دن عمر بھر میں مقرر کر دیا کہ مکہ کے میدان میں سب جمع ہوں۔ غرضیکہ اس طرح سے اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ آپس میں الفت اور انس ترقی پکڑے۔ افسوس کہ ہمارے مخالفوں کو اس بات کا علم نہیں کہ اسلام کا فلسفہ کیسا پکا ہے۔ دنیوی حکام کی طرف سے جو احکام پیش ہوتے ہیں ان میں تو انسان ہمیشہ کے لئے ڈھیلا ہو سکتا ہے۔ لیکن خدا تعالیٰ کے احکام میں ڈھیلا پن اور اس سے بکلی روگردانی کبھی ممکن ہی نہیں۔ کون سا ایسا مسلمان ہے جو کم از کم عیدین کی بھی نماز نہ ادا کرتا ہو۔ پس ان تمام اجتماعوں کا یہ فائدہ ہے کہ ایک بقیہ صفحہ 8 پر

آج کی دعا

اِنۡطَلِقُوۡا عَلٰی اِسۡمِ اللّٰہِ۔۔ اَللّٰھُمَّ اَعِنۡھُمۡ

(مسند احمد بن حنبل۔ حدیث نمبر: 2391)

ترجمہ: اللہ کے نام پر یعنی اس کی رضا اور اس کے دین کی خدمت کے لئے جانا نصیب ہو۔ اے میرے اللہ! تو ان کی مدد کر۔

یہ پیارے رسول حضرت محمد ﷺ کی جنگ کے موقع پر دعائے مدد و نصرت ہے۔

حضرت عبد اللہ بن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ ایک فوجی مہم میں بھیجے جانے والے صحابہ کو الوداع کہنے کے لئے ان کے ساتھ بقیع الغرقد تک گئے۔ ان کو رخصت کیا اور ان کے لئے مندرجہ بالا دعا کی۔۔ یہ مہم کعب بن اشرف کی شرارتوں کا قلع قمع کرنے کے لئے آپ ﷺ نے بھیجی تھی۔

مرسلہ: مریم رحمٰن

نماز

اللہ کیا عجیب یہ نعمت نماز ہے
دنیا و دین میں باعثِ راحت نماز ہے
حکمِ خدا یہ ہے کہ پڑھو مل کے پانچ وقت
افضل عباد توں میں عبادت نماز ہے
پھر یہ بھی حکم ہے کہ جماعت کے ساتھ ہو
اس طرح اور جاذبِ رحمت نماز ہو
بہر نمازِ جمعہ یہ ہو اہتمامِ خاص
سب جان لیں کہ وجہِ مسرّت نماز ہے
لازم ہے ذوق و شوق برائے نمازِ عید
یہ مومنوں کی مظہرِ شوکت نماز ہے
جو ظلمتِ گناہ کو آنے نہ دے قریب
وہ نورِ حق ، وہ شمعِ ہدایت نماز ہے
بیمار کو مزہ نہیں ملتا طعام کا
دل صاف ہو تو موجبِ لذت نماز ہے
پھیلا ہوا ہے اس کا اثر دو جہان میں
جس کو نہیں زوال وہ دولت نماز ہے
اس کے سوا اب اور ذریعہ کوئی نہیں
قُربِ خدا کی ایک ہی صورت نماز ہے
کافی ہے بہر امت عاصی بس اتنی بات
تسکینِ قلب شافعِ امت نماز ہے
صحت ہو یا مرض ہو حضر ہو کہ ہو سفر
مومن کی روح کے لئے فرحت نماز ہے
لازم ہے یہ ادا ہو خشوع و خضوع سے
بے شبہ اِک وسیلۂ جنت نماز ہے
جرم و سزا سے ہم کو بچاتی ہے روز و شب
فضلِ خدا سے دافعِ زحمت نماز ہے
ظاہر ہے اس سے دوستو رُتبہ نماز کا
آرامِ جانِ ختمِ رسالت نماز ہے

(حیات حضرت مختار صفحہ 306-307)

حضرت حافظ سید مختار احمد مختار شاہجہانپوری صاحبؓ

اداریہ

احسان اور اس کے مختلف مدارج

آج تلاوتِ قرآن اور ترجمہ کے دوران انبیاء علیہم السلام کے ذکر میں ان کی طرف سے اللہ تعالیٰ کی نعماء اور افضال کا بار بار ذکر کرنے اور ان احسانات پر شکر الٰہی کا مضمون گزرا جس میں یہ آیت بھی تھی۔

اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰہِ قَرِیْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِیْنَ (الاعراف: 57)

کہ یقیناً اللہ کی رحمت احسان کرنے والوں کے قریب رہتی ہے۔

ان آیات کی تلاوت اور انبیاء کے تذکرہ میں احسان کے ذکر سے یہ خیال ذہن میں گزرا کہ احسان جیسے اہم مضمون پر روشنی ڈالی جائے۔ جس کا ذکر ہمارے پیارے رسول حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی زندگی میں بار بار ملتا ہے۔ آپؐ اِس پر عمل پیرا بھی رہے اور اپنی تقاریر، خطبات وخطابات کے آغاز پر جو تشہد پڑھتے اُس میں عدل و احسان کی تعلیم پر عمل کرنے کی یاد دہانی بار بار کرواتے۔ کہ اِنَّ اللّٰہَ یَاۡمُرُکُمۡ بِالۡعَدۡلِ وَ الۡاِحۡسَانِ کہ اللہ تم کو عدل اور احسان کرنے کا حکم دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو برابری کے سلوک کی تلقین تو فرمائی ہے لیکن اپنے ساتھ ہونے والے نیک اور عمدہ سلوک سے کہیں اچھا اور بڑھ کر سلوک کرنے کی تلقین ”احسان“ کے لفظ میں کر دی۔ جیسے ماں ہمیشہ اپنے ساتھ کئے گئے سلوک سے کہیں بڑھ کر بغیر کسی غرض اور لالچ کے اولاد کے ساتھ سلوک کرتی ہے۔ اِسے احسان کے لفظ سے یاد کیا گیا ہے۔

احسان کے مضمون کو مختلف پہلوؤں سے اللہ تعالیٰ نے الٰہی کتاب قرآن کریم میں 200 کے لگ بھگ بیان فرمایا ہے۔ احسان موٹے طور پر تین حصوں میں تقسیم ہو سکتا ہے۔

1۔ اللہ تعالیٰ کے احسانوں اور نعماء کا ذکر اور شکر الٰہی۔

2۔ انسان کا انسان پر احسان اور اس کے بدلہ میں بہترین عطا کرنا۔

3۔ نباتات، جمادات اور حیوانوں سے اچھا سلوک کرنا۔

جہاں تک اللہ کے احسانوں کا ذکر کر کے اس کا شکریہ ادا کرنے کا تعلق ہے تو اس ضمن میں سب سے پہلے انسان کی صورت میں اس کی تخلیق ہے۔ اُس اللہ نے ہم سب کو اشرف المخلوقات پیدا کیا۔ پھر تمام اعضاء کے ساتھ مکمل اور صحیح سالم انسان بنایا یعنی معذور نہیں بنایا۔ معاشرہ میں مقیم انسانوں کو بعض اوقات جو متعدی اور موذی بیماریاں لاحق ہیں اُن سے محفوظ رکھا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اسلام اور جماعت احمدیہ میں پیدا کیا یا بعض کو احمدیت قبول کر کے اس نعمت سے مالا مال کیا۔

اللہ تعالیٰ نے بھوک جیسے عذاب سے محفوظ رکھا، دوسری مخلوق سے بہتر بنایا، بُری عادات سے محفوظ رکھا۔ ہسپتال میں پڑے مریضوں کو دیکھ کر اللہ کا شکر ادا کرنے کو دل کرتا ہے کہ اُس نے ایسی بیماریوں سے بچایا۔ بعضوں کو سانس کی تکلیف ہے اللہ نے اس سے ہم کو بچایا۔ انسان بنایا، جانور اور چرند پرند نہیں بنایا۔ پاکستان میں ایک آدمی کی دسیوں شوگر ملز ہونے کے باوجود وہ چینی کے ایک دو دانے نہیں چکھ سکتا۔ یورپ میں ہم کو اللہ تعالیٰ نے ہر ضرورت سے مستفیض فرمایا ہے۔ خلافت جیسی عظیم نعمت عطا فرمائی، نیک صالح ساتھی اور اولاد سے نوازا۔ علیٰ ھذا القیاس۔ ہر انسان کو اپنے اپنے دائرہ کے حساب سے اپنے اور اپنے اہل خانہ کے اوپر ہونے والی نعماء الٰہی کا سوچ کر اپنے اللہ کے حضور جھکنا، اس کی عبادت کرنا، اس کا شکریہ ادا کرنا ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اصول اِنۡ شَکَرۡتُمۡ لَاَزِیۡدَنَّکُمۡ کے تحت شکر الٰہی کرنے پر اللہ تعالیٰ ان نعماء کو لازوال بنائے گا اور مزید نعماء و افضال سے نوازے گا۔ اس پر مزید مہربان ہو گا اور مزید نیک کاموں کی توفیق ملتی رہے گی۔ یہ مضمون اللہ تعالیٰ نے سورۃ النساء آیت 79 میں ان الفاظ میں بیان فرمایا ہے۔ اِنۡ تُصِبۡھُمۡ حَسَنَۃٌ یَّقُوۡلُوۡا ھٰذِہٖ مِنۡ عِنۡدِ اللّٰہِ (النساء: 79)

اللہ کے احسانوں کے ذکر میں ایک حدیث بیان کرنی ضروری ہے جس میں احسان کی جامع تعریف بیان ہوئی ہے۔ ایک روز حضرت جبرائیل علیہ السلام، بارگاہ رسالت مآب حضرت محمد ﷺ میں انسانی شکل میں حاضر ہوئے اور ایمان، اسلام اور احسان کے حوالے سے آنحضرت ﷺ سے سوالات کئے۔ احسان کے سوال پر آنحضرت ﷺ نے جواباً فرمایا:

”احسان یہ ہے کہ تُو اللہ کی عبادت اس طریق پر کرے گویا تو اُسے دیکھ رہا ہے۔ اگر تُو اللہ کو نہیں دیکھ رہا تو کم از کم تمہارا یہ یقین ہو کہ اللہ تجھے دیکھ رہا ہے۔“ (متفق علیہ)

ایک مومن کی اپنے ربّ کی خاطر ہر حرکت، ہر ادا، ہر نیکی اور ہر عمل عبادت کا ہی ایک رنگ رکھتا ہے۔ اس ناطے ہر عمل، ہر حرکت اور اسلام کی خاطر ہر ادا کے وقت ایک مومن کی یہ کیفیت اور سوچ ہونی چاہئے کہ میں خدا کو دیکھ رہا ہوں یا کم از کم یہ سوچ ہو کہ خدا مجھے دیکھ رہا ہے۔ انسان کی اس اعلیٰ کیفیت کا نام احسان ہے اور یہی احسان کی جامع و مانع تعریف ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ تم اپنے اللہ کی ایسی بندگی کرو کہ تم اللہ کو دیکھ رہے ہو۔

2۔ انسانوں کے ساتھ احسان مندی کا سلوک

i۔ یہ مضمون بہت وسعت لئے ہوئے ہے۔ اور اس کے آگے کئی مدارج ہیں۔ ہر انسان خود بھی انسانوں کے زُمرے سے ہے اس لئے احسان کا مضمون انسان کے اپنے آپ سے، اپنے نفس سے شروع ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اِنۡ اَحۡسَنۡتُمۡ اَحۡسَنۡتُمۡ لِاَنۡفُسِکُمۡ وَ اِنۡ اَسَاۡتُمۡ فَلَھَا
(بنی اسرائیل: 8)

کہ اگر تم اچھے اعمال بجالاؤ تو اپنی خاطر ہی اچھے اعمال بجالاؤ گے اور اگر تم بُرا کرو تو خود اپنے لئے ہی بُرا کرو گے۔

انسان کی سوچ سے یہ چیز بسا اوقات باہر ہوتی ہے کہ انسان اپنے لئے بھی بُرا سوچ سکتا ہے۔ یہ مضمون اتنا گہرا ہے کہ انسان بالعموم غیروں کے شر سے بچنے کے لئے خود دعا بھی کرتا ہے اور دوسروں سے بھی کرواتا ہے لیکن اپنے نفس کے شر سے بچنے کی دعا تو کیا اس کا سوچتا بھی نہیں۔ جبکہ ہر انسان کے اندر ایک اور انسان موجود ہوتا ہے جو ظاہری طور پر نظر آنے والے انسان سے نیکیاں کروا کر اُسے راہِ راست پر بھی رکھتا ہے اور بعض اوقات اُسے پُھسلا کر بُرے اور قبیح کام کروا کر دوزخ کی طرف بھی لے جاتا ہے۔ اس لئے ہم میں سے ہر انسان کو اوامر پر عمل کرنا اور اُن نواہی سے بچنا چاہئے جو ”فَلَھَا“ کے تحت آتے ہیں جیسے جھوٹ، چغلی، غیبت، تجسس وغیرہ وغیرہ۔

ii۔ والدین سے حسن سلوک۔

اشرف المخلوقات کے حوالے سے احسان کے دائرے یا مدراج میں دوسرا نمبر والدین کے ساتھ حسن سلوک کا ہے۔ جیسا کہ اللہ فرماتا ہے:

وَ قَضٰی رَبُّکَ اَلَّا تَعۡبُدُوۡۤا اِلَّاۤ اِیَّاہُ وَ بِالۡوَالِدَیۡنِ اِحۡسَانًا
(بنی اسرائیل: 24)

کہ تیرے ربّ نے صرف اپنی بندگی کرنے کا حکم دیا ہے اور اپنے والدین کے ساتھ احسان کرو۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اپنی توحید اور بندگی اختیار کرنے کے ساتھ والدین سے احترام کا تعلق روا رکھنے اور ان کے ساتھ احسان سے پیش آنے کا ذکر فرمایا ہے۔

اس کی بڑی وجہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ جب اللہ کسی نفس کو زمین میں لانے کا فیصلہ کرتا ہے تو والدین کو ذریعہ بناتا ہے جن کی اطاعت و احترام لازم ہے۔

iii۔ عزیز و اقارب اور رشتہ داروں کے ساتھ احسان کرنا:

اللہ تعالیٰ انسان کے اس درجہ کا ذکر سورۃ البقرہ آیت 84 میں یوں فرماتا ہے۔

وَ اِذۡ اَخَذۡنَا مِیۡثَاقَ بَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ لَا تَعۡبُدُوۡنَ اِلَّا اللّٰہَ وَ بِالۡوَالِدَیۡنِ اِحۡسَانًا وَّ ذِی الۡقُرۡبٰی وَ الۡیَتٰمٰی وَ الۡمَسٰکِیۡنِ وَ قُوۡلُوۡا لِلنَّاسِ حُسۡنًا

اور جب ہم نے بنی اسرائیل کا میثاق (اُن سے) لیا کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہیں کرو گے اور والدین سے احسان کا سلوک کرو گے اور قریبی رشتہ داروں سے اور یتیموں سے مسکینوں سے بھی اور لوگوں سے نیک بات کہا کرو۔

خاکسار نے اس دائرہ سے تعلق رکھنے والوں کا تفصیل سے ذکر اپنی کتاب خاندانی منصوبہ بندی میں کیا ہے۔ (وہاں سے استفادہ کیا جا سکتا ہے)

iv۔ معاشرہ میں غریب اور مستحق طبقہ کے ساتھ احسان کرنا:

اسلام، سلامتی کا مذہب ہے اور یہ سلامتی اپنوں سے نکل کر غیروں کی طرف جاتے اپنے دائرہ کو وسیع کرتی جاتی ہے اور معاشرہ میں بسنے والے کمزور لاغر اور مستحق لوگوں کو اپنا حصہ بناتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس دائرہ سے متعلقہ لوگوں کے ساتھ احسان سے پیش آنے کا ذکر سورۃ النساء آیت 37 میں کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَ بِالۡوَالِدَیۡنِ اِحۡسَانًا وَّ بِذِی الۡقُرۡبٰی وَالۡیَتٰمٰی وَالۡمَسٰکِیۡنِ وَالۡجَارِ ذِی الۡقُرۡبٰی وَالۡجَارِ الۡجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالۡجَنۡۢبِ وَابۡنِ السَّبِیۡلِ

(ترجمہ ملخص ہے) کہ والدین کے ساتھ احسان کرو اور قریبی رشتہ داروں، یتیموں، مسکین لوگوں، رشتہ دار ہمسائیوں اور غیر رشتہ دار ہمسائیوں، اور اپنے ہم جلیسوں سے بھی اور مسافروں سے بھی احسان کرو۔

اللہ تعالیٰ نے یہاں کمال حکمت سے ہمسایہ میں قریب اور دور کے ہمسائے سے حسن سلوک کی تلقین فرمائی ہے۔ ایک حدیث میں 40 گھروں تک ہمسایہ کا درجہ دیا ہے بلکہ ایک موقع پر آنحضرت ﷺ نے ہمسائے کے لئے سالن میں پانی ڈالنے کی بھی تلقین فرمائی اور فرمایا:

وَ اَحۡسِنۡ جِوَارَ مَنۡ جَاوَرَکَ تَکُنۡ مُسۡلِمًا

ہمسایہ کے ساتھ عمدہ ہمسائیگی کرو تا تم کامل مسلم بنو۔ اس طبقہ کے ساتھ حسن سلوک اور اُن کے ساتھ احسان کرنا معاشرہ کے وقار کو بلند کرنا ہے

اور اس کو اسلامی معاشرہ کا نام دیا جا سکتا ہے۔ مجھے جماعت میں ایسے ایسے حسین اور نیک لوگ ملتے ہیں جو اپنی شب و روز دعاؤں میں ایسے لوگوں کو بھی شامل رکھتے ہیں جو اُجرت پر گھروں میں کام کرتے ہیں۔ مجھے ایک ایسی خاتون کا علم ہے جو گھر میں دودھ مہیا کرنے والے (دودھی) کو، جمعدار اور گھر میں کام کاج کرنے والی ماسی کو اپنی تہجد کی دعاؤں میں شامل رکھتی ہیں۔ ان سے کسی دوسری خاتون نے کہا کہ وہ تو آپ سے اجرت لیتے ہیں پھر بھی آپ ان کے لئے بہت دل سے دعا کرتی ہیں تو اس بزرگ خاتون نے جواباً کہا کہ ان کو اللہ تعالیٰ نے ہماری خدمت کے لئے مامور کیا ہے۔خواہ رقم لے کر یہ خدمت کرتے ہیں اگر یہ نہ ہوں تو ہماری زندگی بہت مشکل ہو جائے۔

مجھے 1947ء کا وہ دور یاد آ گیا جب پارٹیشن کے وقت قادیان میں مقامات مقدسہ کی حفاظت کرنے والوں کی فہرستیں تیار ہو رہی تھیں تو حضرت مصلح موعودؓ نے ان فہرستوں میں موچی، قصائی، دودھی اور دوسرے کام کرنے والے لوگوں کو شامل فرمایا تھا تا اگر احمدی مسلمانوں کو حصار میں رہنا پڑے تو ایک ہی جگہ میں ہر انسانی ضرورت پوری کرنے والے لوگ میسر آ سکیں۔ تو ایسے لوگ ہماری دعاؤں کے جہاں مستحق ہوتے ہیں وہاں ہمارے پیار، محبت اور احسان و مروت کے بھوکے بھی۔

اللہ تعالیٰ نے یہ دائرہ اس حد تک بڑھایا ہے کہ طلاق یا خلع کے وقت عورتوں کو احسان کے ساتھ رخصت کرنے کی تعلیم تَسۡرِیۡحٌۢ بِاِحۡسَانٍ (البقرہ:230) کے الفاظ میں دی۔ نیز غصہ پی جانے والوں، لوگوں کو معاف کرنے والوں کے ساتھ بھی اللہ تعالیٰ نے وَاللّٰہُ یُحِبُّ الۡمُحۡسِنِیۡنَ کے الفاظ کو استعمال فرما کر سبق دیا کہ غصہ پینا اور لوگوں سے نرمی کا سلوک بھی احسان کرنا ہی ہے۔ یہ تعلیم آج کے دور میں اس لئے ضروری اور اہم ہے جبکہ عدم برداشت نام کی کوئی چیز دنیا کے معاشرہ میں پائی نہیں جاتی۔

v۔عقیدہ و مذہب سے بالا ہو کر احسان کرنا:

اللہ کی مخلوق جو اس کی ’’عیال اللہ‘‘ ہے سے احسان و مروّت سے پیش آنے کا ایک دائرہ بلا تمیز مذہب وعقیدہ کے پیار و محبت سے ملنا اور سلامتی کی فضا برقرار رکھنا ہے۔ جس کی آج دنیا بھر میں تمام مذاہب کو اپنانے کی بہت ضرورت ہے جبکہ ان مذاہب میں جنگ کی سی کیفیت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے سورۃ المائدہ آیت 14 میں ان کے ساتھ جو مخالفت کرتے، دشمنی کرتے اور مذہب اور اس کے ماننے والوں کو نقصان پہنچاتے ہیں احسان کا سلوک روا رکھنے کی تلقین فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

فَاعۡفُ عَنۡہُمۡ وَاصۡفَحۡ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الۡمُحۡسِنِیۡنَ

پس ان سے درگزر کر اور صرفِ نظر بھی۔ یقیناً اللہ احسان کرنے والوں سے محبت کرتا ہے

3۔نباتات جمادات اور حیوانات کے ساتھ احسان کرنا

اسلام ایک عالمگیر مذہب ہے۔ اس کی تعلیمات بھی عالمگیر اور تا قیامت قابل عمل ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ، ہر جگہ اصلاح کی طرف توجہ دلائی ہے۔ اور فساد سے نفرت کی تعلیم دی ہے۔ اشرف المخلوقات کے ساتھ حسنِ سلوک اور احسان و مروّت، محبت سے پیش آنے کی تعلیم اور ان سے متعلق احکامات دینے کے بعد ضروری تھا کہ دنیا میں دوسری پائی جانے والی مخلوق اور دیگر مرئی اور غیر مرئی اشیاء کے ساتھ احسان کے سلوک کا ذکر ہو۔ اللہ تعالیٰ نے جنگوں میں درختوں اور نباتات اور دیگر اشیاء کو تباہ نہ کرنے کا حکم دیا ہے۔ آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ نے اونٹ اور گدھوں پر اُن کی طاقت سے زیادہ بوجھ لادنے سے صحابہؓ کو منع فرمایا۔

ایک صحابی نے پرندے کے انڈے گھونسلے سے نکال لئے۔ آپؐ نے انہیں دوبارہ گھونسلے میں رکھنے کو فرمایا۔ آگ اور پانی کے عذاب یعنی ان سے کسی کو تباہ و برباد کرنے سے منع فرمایا۔ زمین میں اصلاح کرنے اور فساد سے باز رہنے کے بعد فرمایا:

اِنَّ رَحۡمَتَ اللّٰہِ قَرِیۡبٌ مِّنَ الۡمُحۡسِنِیۡنَ (الاعراف: 57)

کہ اللہ کی رحمت محسنوں کے قریب ہے۔

نیز اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں جابجا لکھا ہے کہ ’’میں احسان کرنے والوں کو پسند کرتا ہوں‘‘ یہ ایک بہت بڑا اعزاز ہے جو احسان برتنے والوں کو دیا جاتا ہے۔ ہم سب پر لازم ہے کہ ہم اپنی زندگیوں میں احسان کے مضمون کو پھیلائیں۔ آنحضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا ہے: اِنَّ اللّٰہَ کَتَبَ الۡاِحۡسَانَ عَلٰی کُلِّ شَئۡیٍ (مسلم) کہ اللہ تعالیٰ نے دنیا بھر کی ہر چیز میں احسان کو ضروری قرار دیا ہے۔ لہٰذا ہمیں زندگی کے ہر موڑ پر احسان کو ملحوظ رکھنا چاہئے صرف اپنے نفس کے ساتھ ہی نہیں، اپنی صحت، اپنے علم، اپنی عقل، اپنی روح، اپنے کاروبار، اپنی عبادت، اپنے حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی میں بالخصوص دفاتر میں اپنی مُفوضہ ذمہ داریوں اور ڈیوٹی کی ادائیگی میں احسان کو مدنظر رکھنا ہوگا۔ ہمارے ایشیائی معاشرے میں دفاتر کے حقوق کماحقہ ادا نہیں کئے جاتے۔ وقت کی پابندی کا خیال رکھا جائے کام بروقت کیا جائے۔ آج کا کام کل پر نہ ڈالا جائے، استاد بھی ٹیچنگ میں احسان کو مدّنظر رکھیں۔ الغرض اپنے ذمہ ہر ڈیوٹی کو باحسن طریق سرانجام دیا جائے، اس ضمن میں احسان کا یہ اصول مدّنظر رہے کہ خدا ہمیں دیکھ رہا ہے۔ اور اردو زبان میں احسان کے معنی ایک دو یا تین لئے جاتے ہیں جبکہ یہ عربی کا لفظ ہے اور عربی زبان میں احسان کے بہت وسیع معانی ہیں۔ ان تمام معانی کو مدّنظر رکھ کر احسان کے بارے میں اس آرٹیکل میں تفصیل بیان کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

ایک دفعہ ایک عورت اپنی دو بچیوں کے ہمراہ دربار رسالتؐ میں حاضر ہوئیں۔ آنحضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ گھر پر نہ تھے۔ حضرت عائشہؓ کے پاس ایک ہی کھجور تھی جو آپ نے ماں کو دے دی۔ اس ماں نے اسے دو بچیوں میں نصف نصف تقسیم کر دیا اور خود کچھ نہ کھایا۔ آنحضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ جب گھر تشریف لائے تو حضرت عائشہؓ نے یہ قصہ آپؐ کو سنایا۔ آپؐ نے فرمایا کہ:

اللہ تعالیٰ نے کسی انسان کو بچیوں سے آزمایا اور اس باپ نے اُن کے ساتھ احسان کا سلوک کیا تو اس سے جہنم دور کر دی جائے گی۔

اللہ تعالیٰ ہم میں سے ہر ایک کو احسان کے باریک معنوں کو سامنے رکھ کر اس کا لبادہ اوڑھنے کی توفیق عطا فرماتا رہے۔ اور شکر الٰہی کے بہترین طریق پر عمل کرنے والا بنائے اور اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ کی تسبیح کو اپنی زندگیوں کا حصہ بنائے اور اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَاِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ کے مطابق شکر الٰہی کرنے والا بنائے آمین ثم آمین

بقیہ: فرمان خلیفۂ وقت...... از صفحہ 1

عرصہ بعد یہ کہتے ہیں کہ میں نے پھر ایک خواب دیکھی کہ ان کا بھائی ایک درخت کے ساتھ لگ کر خود کو ماپ رہا ہے۔ اس علاقے میں یہ رواج ہے کہ جب کوئی فوت ہو جاتا ہے تو اس کی قبر کھودنے کے لئے ایک درخت کے تنے کی چھال کے ساتھ میّت کو ماپا جاتا ہے تا کہ قبر اس کے سائز کے مطابق بنائی جائے۔ کہتے ہیں کچھ دن کے بعد بڑے بھائی کی حاملہ بیوی بیمار ہوئی اور دو دن کے اندر فوت ہو گئی۔ اور اس کے سارے بچے بیچارے بیمار ہونے شروع ہوئے۔ ان کو فرق نہیں پڑ رہا تھا۔ ان کے بھائی نے مشہور کر دیا کہ یہ جادو ٹونہ کرنے والا شخص ہے اور وہاں کا جو مقامی بادشاہ تھا، چیف تھا اس کے پاس شکایت کی۔ اس کو مدد کے لئے کہا۔ اس نے کچھ پیسے مانگے کہ یہ لے کر آؤ تو مَیں اس کا علاج کرتا ہوں۔ خیر ان کے بھائی نے رقم ادا کر دی۔ بادشاہ نے ابراہیم صاحب کو بلایا اور جب یہ گئے تو بڑے غصے اور طیش میں اس نے کہا کہ تم نے یہ کیا تماشا بنایا ہوا ہے۔ یہ نیا مذہب اختیار کیا ہے۔ نیا دین شروع کر دیا ہے۔ اس کو فوراً چھوڑو اور توبہ کرو ورنہ کل کا سورج نہیں تم دیکھ سکو گے۔ تمہارے پر کل کا دن نہیں چڑھے گا۔ ابراہیم صاحب کہنے لگے کہ مذہب تو مَیں نے سچ سمجھ کر قبول کیا ہے اس کو تو مَیں چھوڑ نہیں سکتا اور رہی بات مرنے کی تو زندگی موت اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ اس پر اس چیف نے یا بادشاہ نے کہا کہ اس علاقے کا خدا مَیں ہوں۔ میں جو چاہتا ہوں کرتا ہوں اور تم لوگ یہ اچھی طرح جانتے ہو کہ میں کیا فیصلہ کرنے لگا ہوں اور جس کو میں یہ کہہ دوں کہ وہ کل تک مر جائے گا تو وہ ضرور مرتا ہے۔ ابراہیم صاحب نے کہا کہ ٹھیک ہے تم اپنے روایتی لوگوں کو کہتے ہو گے لیکن میں اس بات میں تمہیں کچھ نہیں کہتا۔ مگر مَیں دین نہیں چھوڑوں گا کیونکہ حقیقت یہی ہے اور سچا اسلام یہی ہے۔ اس پر چیف کو مزید غصہ آیا۔ اس نے اپنے لوگوں کو کہا ان کو لے جا کے کمرے میں بند کر دو۔ وہ لے کے جا رہے تھے تو ابراہیم صاحب نے ان لوگوں کو کہا کہ تم میرے بیچ میں نہ پڑو اور اس معاملے کو چھوڑو۔ مجھے بند کرنے کی بجائے جانے دو۔ خیر وہ لوگ بھی لالچی ہوتے ہیں کچھ رقم لے کے انہوں نے ان کو چھوڑ دیا۔ اس بادشاہ نے یا چیف نے ان پر صبح کا سورج کیا طلوع کروانا تھا اگلے دن ہی اطلاع ملی کہ اس بادشاہ کو فالج ہو گیا اور وہ ہلنے جلنے کے قابل نہیں رہا اور دو دن بعد ہی وہ فوت ہو گیا۔ یہ دیکھ کر ان کے بڑے بھائی جو اُن کے مخالف تھے انہوں نے خاندان والوں سے کہا کہ ہماری صلح کرا دیں۔ انہوں نے کہا میری تو لڑائی کسی سے تھی ہی نہیں۔ ہم تو ایسے ہی صلح جُو ہیں اور اسلام کا حقیقی پیغام بھی یہی ہے۔ تو اس چیف کے مرنے کا یہ نشان دیکھ کر وہاں علاقے میں اس کا بہت اثر ہوا اور بڑا چرچا ہوا۔ احمدیت کی سچائی ثابت ہوئی۔ تو یہ چیزیں ہیں جو آج بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تائید میں ثابت ہو رہی ہیں۔

(خطبہ جمعہ 23/ مارچ 2018ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

مرسلہ: مولانا سید شمشاد احمد ناصر۔ امریکہ

تبلیغ میں پریس اور میڈیا سے کس طرح کام لیا جاسکتا ہے

ذاتی تجربات کی روشنی میں (قسط 17)

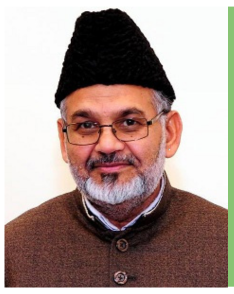

پریس انٹر پرائز۔ 17 مارچ 2005ء میں اپنی رپورٹ Bettye W.Miller کے حوالہ سے خبر دیتا ہے جس کا موضوع تھا کہ عراق میں امن کس طرح قائم ہوسکتا ہے؟

مذہبی لوگوں کی نظر سے دیکھا جائے تو عراق میں جنگ غیر اخلاقی اور غیر ضروری ہے۔ اگرچہ اس میں بھی مختلف مذاہب مختلف خیال رکھتے ہیں۔ ایک خاتون میڈلین میکے کہتی ہیں کہ ”حضرت عیسیٰؑ نے کہا ہے کہ اپنے ہمسایوں سے محبت کرو۔ کسی بھی طریق سے آپ عراق کی جنگ کو صحیح نہیں کہہ سکتے۔“

شمشاد ناصر جو جماعت احمدیہ کی مسجد بیت الحمید کے امام ہیں کہتے ہیں کہ مسلمانوں کا تو یہ فرض ہے کہ وہ امن قائم کریں۔ ان کا مذہب انہیں یہی سکھاتا ہے۔

فون پر انٹرویو دیتے ہوئے امام شمشاد نے کہا کہ اسلام میں بلاوجہ جنگ یا کسی بھی دہشت گردی کی بالکل کوئی گنجائش نہیں ہے۔ لیکن بعض لوگ اپنے اپنے مذاہب کی تعلیم کا غلط مطلب نکال کر اپنے حق میں ثابت کر لیتے ہیں جو غلط ہے۔ اسلام تو ہر ایک مسلمان کو اپنے اپنے ملک کے قوانین کی پابندی سکھاتا ہے اور یہ کہ جب کوئی حکومت مذہب میں دخل اندازی کرے تو سیاست دانوں کے ساتھ اس کے خلاف بات کی جائے۔ امام شمشاد نے کہا کہ ہمارے نزدیک جنگ کوئی ذریعہ اصلاح نہیں ہے اور نہ ہی اس کی ضرورت ہے۔ ہمارا تو نعرہ ہی یہ ہے کہ ”محبت سب کے لئے ۔نفرت کسی سے نہیں۔“

اسی طرح اخبار نے یہودی نظریہ اور دیگر لوگوں کے نظریات بیان کئے ہیں جس میں جنگ کو ضروری قرار دیا گیا تھا۔

ڈیلی بلٹن اپنے 18 مارچ 2005ء کی اشاعت میں مختصراً خبر شائع کرتا ہے جس کا عنوان ہے:

”چینو امام پاکستانی سفیر سے ملاقات کرتا ہے“

خبر میں بتایا گیا ہے کہ امام شمشاد آف مسجد بیت الحمید چینو نے پاکستان کے امریکہ میں متعین سفیر جناب جہانگیر کرامت صاحب کے ساتھ لاس اینجلس کی ایک تقریب میں ملاقات کی۔ سفیر محترم نے پاکستان کے موقف کو واضح کیا جو اس وقت دہشت گردی کے سدّباب میں وہ کر رہا ہے۔ اس موقعہ پر جماعت احمدیہ کا وفد جس کی قیادت امام شمشاد کر رہے تھے، بھی سفیر پاکستان کو ملا۔ یاد رہے کہ احمدیہ فرقہ کو پاکستان میں مظالم کو نشانہ بنایا جارہا ہے اور انہیں بے حیثیت سمجھا جاتا ہے خصوصاً سنی اور شیعہ علماء کی جانب سے اور حکومت کی جانب سے انہیں ظلم وستم کا نشانہ بھی بنایا جاتا ہے۔

انڈیا پوسٹ نے 18 مارچ 2005ء کی اشاعت میں صفحہ 19 پر ہماری ایک خبر دی ہے جس کا عنوان یہ ہے:

”جماعت احمدیہ کا وفد پاکستانی ایمبیسیڈر سے ملتا ہے“ اس کے ساتھ ایک تصویر بھی ہے جس میں خاکسار (سید شمشاد احمد ناصر) سفیر محترم کو اسلامی اصول کی فلاسفی پیش کر رہا ہے۔ انڈیا پوسٹ نیوز سروس کے حوالہ سے اخبار نے خبر دی کہ لاس اینجلس میں ورلڈ افیئر کونسل نے ایک تقریب کا اہتمام کیا جس میں پاکستان کے سفیر جہانگیر کرامت صاحب مہمان خصوصی تھے۔ سفیر محترم نے دیئے گئے موضوع پر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ اخبار نے لکھا کہ پاکستان 1947ء میں معرض وجود میں آیا۔ اس کے بعد سے اب تک اقلیتوں کے حقوق کی اس ملک میں حفاظت نہیں ہوئی۔ بلکہ متشدد قسم کے گروہ حکومت پر ہمیشہ اثر انداز رہے ہیں۔ سفیر محترم نے دہشت گردی اور موجودہ جنگ میں پاکستان کی کیا ذمہ داریاں ہیں، کے بارے میں حاضرین کو بتایا۔ اس موقعہ پر جماعت احمدیہ کا وفد جس کی قیادت امام شمشاد کر رہے تھے، بھی سفیر محترم سے ملا اور انہیں جماعت کی طرف سے ”اسلامی اصول کی فلاسفی“ پیش کی۔

العالم العربی نے عربی سیکشن میں ہماری ایک خبر دی ہے جو 18 مارچ 2005ء کی اشاعت میں شائع شدہ ہے۔

”خبر کا عنوان ہے کہ ”جماعت احمدیہ مسلمہ کا وفد پاکستان کے امریکہ میں سفیر سے ملاقات کرتے ہیں“

اس خبر میں ایک تصویر بھی ہے۔ تصویر میں خاکسار پاکستان کے سفیر جناب جہانگیر کرامت صاحب کو کتاب ”اسلامی اصول کی فلاسفی“ پیش کر رہا ہے۔ تصویر میں خاکسار کے پیچھے مکرم انور محمود خان صاحب نظر آرہے ہیں۔ اخبار لکھتا ہے کہ لاس اینجلس میں ورلڈ آفیئر کی آرگنائزیشن کے زیر اہتمام ایک سیمینار ہوا جس میں مہمان خصوصی امریکہ پاکستان کے سفیر مکرم جہانگیر کرامت صاحب تھے۔ انہوں نے اپنے ملک کی پالیسیوں کا ذکر کیا۔ اس آرگنائزیشن کے زیر اہتمام یہ دوسری میٹنگ تھی جس میں پاکستانی سفیر نے شرکت کی۔ خبر کے آخر میں ہے کہ جماعت احمدیہ اسلامیہ کا وفد جو مسجد بیت الرحمید چینو سے تعلق رکھتا تھا، نے بھی سفیر محترم سے ملاقات کی اور انہیں اس موقعہ پر کتاب اسلامی اصول کی فلاسفی پیش کی۔ امام شمشاد نے یہی کتاب کونسل جنرل آف لاس اینجلس کو بھی پیش کی۔

الانتشار العربی اپنی 24 مارچ 2005ء صفحہ 22 پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ کا خلاصہ ¼ صفحہ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تصویر کے ساتھ شائع کرتا ہے۔ آپ کی تصویر کے نیچے لکھا ہے کہ حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس۔

یہ خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مسجد بیت الفتوح میں 4 مارچ 2005ء کو ارشاد فرمایا تھا جس میں قرآن کریم کی عظمت اور فضائل کا تذکرہ ہے۔

اخبار لکھتا ہے کہ آپ نے سورۃ البینۃ کی آیات 3 اور 4 تلاوت کی اور آپ نے اپنے خطبہ میں قرآن کریم کے فضائل اور برکات بیان فرمائیں۔

آپ نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود وامام مہدیؑ فرماتے ہیں:

”خاتم النبیین کا لفظ جو آنحضرت ﷺ پر بولا گیا ہے خود چاہتا ہے اور بالطبع اسی لفظ میں یہ رکھا گیا ہے کہ وہ کتاب جو آنحضرت ﷺ پر نازل ہوئی ہے وہ بھی خاتم الکتب ہو اور سارے کمالات اس میں موجود ہوں......“

آپ مزید فرماتے ہیں:

آنحضرت ﷺ کی قوت قدسی اور کمال باطنی چونکہ اعلیٰ سے اعلیٰ درجہ کا تھا جس سے بڑھ کر کسی انسان کو نہ کبھی حاصل ہوا اور نہ آئندہ حاصل ہو گا اس لئے قرآن شریف بھی تمام پہلی کتابوں اور صحائف سے اس اعلیٰ مقام اور مرتبہ پر واقع ہوا ہے جہاں تک کوئی دوسرا کلام نہیں پہنچا۔ کیونکہ آنحضرت ﷺ کی استعداد اور قوت قدسی سب سے بڑھی ہوئی تھی اور تمام مقامات کمال آپ پر ختم ہو چکے تھے۔

آپ نے حضرت عائشہؓ کی حدیث بیان فرمائی کہ جب آپ سے آنحضرت ﷺ کے خلق کے بارہ میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ کیا تم قرآن نہیں پڑھتے؟ اس نے کہا کہ کیوں نہیں۔ تو انہوں نے فرمایا: کَانَ خُلُقُ نَبِیِّ اللّٰہِ ﷺ القرآن۔ نبی کریم ﷺ کے اخلاق قرآن ہی تھے۔ یعنی قرآن کریم میں جس طرح لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو، آپ ﷺ نے عبادت کی۔ قرآن کریم میں جس طرح لکھا ہے کہ حقوق العباد ادا کرو، آپ ﷺ نے حقوق العباد ادا کئے۔ قرآن کریم میں جن باتوں کے کرنے کا حکم دیا گیا ہے آپ نے ان باتوں اور حکموں پر عمل کیا۔ قرآن کریم نے جن باتوں سے رکنے کا حکم دیا گیا ہے آپ ﷺ نے ان کو ترک کیا۔

آپ نے آنحضرت ﷺ کے قرآن کریم کے پڑھنے اور تلاوت کرنے کے بارے میں حضرت ام سلمہؓ سے روایت بیان کی ہے کہ آپ قرآن کریم کی تلاوت ٹھہر ٹھہر کر کرتے تھے اور آپ تلاوت کے وقت اللہ تعالیٰ کے کلام پر بہت غور وفکر بھی کرتے تھے۔

آپ نے حضرت مسیح موعودؑ کی یہ عبارت بھی بیان فرمائی کہ رسول اللہ ﷺ کو دیکھو صرف ایک حکم نے کہ فَاسْتَقِمْ كَمَا أُمِرْتَ (ھود:113) نے ہی بوڑھا کر دیا۔ آپ کی یہ حالت کیوں ہوئی؟ صرف اس لئے کہ ہم اس سے سبق لیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ہادی کامل اور پھر قیامت تک کے لئے اور کُل دنیا کے لئے مقرر فرمایا۔ آپ کی زندگی کے تمام واقعات ایک عملی تعلیمات کا مجموعہ ہیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بہت سی احادیث نبویہ بیان فرمائیں جن میں آنحضرت ﷺ کے قرآن کریم کی تلاوت کا بیان تھا اور قرآن مجید پڑھنے پڑھانے اور یاد کرنے کی فضیلت بھی بیان ہوئی ہے۔ ان احادیث کو بیان کرنے کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یعنی قرآن کریم کو پڑھو، اس کی تعلیم کو پھیلاؤ اور اس پر عمل بھی کرو اور دوسروں کو بھی بتاؤ۔ پھر آپ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ جو شخص قرآن شریف پڑھتا ہے اور اس کا حافظ ہے وہ ایسے لکھنے والوں کے ساتھ ہو گا جو بہت معزز ہوں گے۔

آپ نے قرآن کریم کی برکات اور اس کی فضیلت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ دیکھیں! آپ ﷺ کو ہر وقت یہ لگن تھی کہ اس کتاب کو امت ہمیشہ پڑھتی رہے اس پر عمل کرتی رہے۔ کہیں یہ نہ ہو کہ وہ اس کو چھوڑ دے۔ یقیناً اس کے لئے آپ دعائیں بھی کرتے تھے۔ خدا کرے کہ امت آپ کی اس دلی تمنا کو سمجھے۔ آپ ﷺ چاہتے تھے کہ امت قرآن کریم کی تعلیم کو پڑھے اور اس پر عمل کرے تا قرآن کریم کی تعلیم دنیا میں رائج ہو جائے۔

الاخبار نے عربی سیکشن میں 24 مارچ 2005ء کو ایک تصویر کے ساتھ خبر دی ہے۔ جس کا عنوان ہے:

”جماعت اسلامیہ احمدیہ پاکستانی سفیر سے مل رہی ہے“ اور امام شمشاد پاکستانی سفیر کو کتاب اسلامی اصول کی فلاسفی پیش کر رہے ہیں۔ اخبار مزید لکھتا ہے کہ لاس اینجلس میں ورلڈ آرگنائزیشن کی میٹنگ میں جہاں پاکستانی

سفیر مہمان خصوصی تھے۔ان کی تقریر کے بعد جماعت احمدیہ کا وفد ان سے ملا اور امام شمشاد ناصر نے انہیں بانی جماعت احمدیہ کی کتاب اسلامی اصول کی فلاسفی پیش کی۔

الانتشار العربی عربی اخبار ہے۔اس کے انگریزی سیکشن میں 24 مارچ 2005ء کی اشاعت میں صفحہ 26 پر ہماری جماعت کی ایک خبر شائع ہوئی ہے جس کا عنوان ہے:

احمدیہ مسلم کمیونٹی کا وفد امریکہ میں متعین پاکستانی سفیر سے ملتا ہے

اخبار نے خبر کے ساتھ ایک تصویر بھی شائع کی ہے۔تصویر میں خاکسار سید شمشاد ناصر مبلغ سلسلہ احمدیہ۔پاکستانی سفیر مکرم جہانگیر کرامت صاحب کو اسلامی اصول کی فلاسفی پیش کر رہا ہے۔خاکسار کے پیچھے لاس اینجلس جماعت کے جنرل سیکرٹری مکرم انور محمود خان صاحب بھی کھڑے ہیں۔

اخبار نے لکھا کہ لاس اینجلس ورلڈ آفیئرز نے ہلٹن ہوٹل میں ایک تقریب کا اہتمام کیا جس میں مہمان خصوصی پاکستان کے سفیر مکرم جہانگیر کرامت صاحب تھے جو امریکہ میں متعین ہیں۔ڈائریکٹر آف لاس اینجلس ورلڈ افیئر نے مکرم جہانگیر کرامت صاحب کا تعارف کرایا جس کے بعد سفیر محترم نے تقریر کی اور پاکستان کی پالیسیوں اور امریکہ کے ساتھ تعلق کے بارے میں بھی بیان کیا۔

خبر کے آخر میں لکھا ہے کہ اس موقعہ پر احمدیہ مسلم کمیونٹی کے وفد جس کی قیادت امام شمشاد ناصر آف مسجد بیت الحمید کر رہے تھے، نے بھی پاکستانی سفیر سے ملاقات کی اور ان کی خدمت میں اسلامی اصول کی فلاسفی کتاب بطور تحفہ پیش کی۔(یہ کتاب بانی جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانیؑ نے لکھی ہے)اس موقعہ پر احمدیہ مسلم کمیونٹی نے اس تقریب میں شامل بہت سے اعلیٰ افسران سے بھی ملاقات کی اور تعارف کروایا۔

الانتشار العربی۔یہ ایک عربی اخبار ہے۔اس کی ایڈیٹر مکرمہ فاطمہ عطیہ صاحبہ ہیں جو کہ ایک مسلمان ہیں۔ان کا یہ اخبار الانتشار العربی، شامی فلسطینی اور لبنانی کمیونٹی میں پڑھا جاتا ہے۔اس کے علاوہ یہاں کے دیگر عربی اقوام بھی اس اخبار کو پڑھتی ہیں۔مسجد بیت الحمید سے ان کا آفس قریباً ایک گھنٹہ کی مسافت پر تھا۔خاکسار مہینہ میں ایک دو دفعہ ضرور ان کو ملنے جاتا اور ان کے سٹاف سے سلام دعا ہوتی۔جماعت کے عقائد پر بات بھی ہوتی۔ان کو متعدد مرتبہ عربی زبان میں شائع شدہ جماعت کا لٹریچر بھی دیا گیا۔ان کو انگریزی ترجمۃ القرآن ان کی فرمائش پر مہیا بھی کیا گیا۔

عربی میں خصوصاً حضرت مسیح موعودؑ کی کتاب الاستفتاء، اسلامی اصول کی فلاسفی کا عربی ترجمہ، کرامات الصادقین اور القول الصریح فی ظہور المہدی جو کہ مکرم مولانا نذیر احمد مبشر صاحب کی کتاب ہے، دی گئیں۔اس کے علاوہ گاہے بگاہے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبات جمعہ کا عربی ترجمہ بھی دیا جاتا رہا ہے۔

چینو چیمپئن 16 اپریل 2005ء کے شمارے میں صفحہ B-7 پر ایک تصویر کے ساتھ خبر دیتا ہے:

''اسلام کی خدمت کے لئے کمر بستہ'' اس خبر میں ہے کہ 35 احمدی بچے اور بچیاں (جو وقف نو ہیں) مسجد بیت الحمید میں اپنے اجتماع کے لئے اکٹھے ہوئے ہیں۔انہوں نے قرآن کریم بھی سنایا اور اپنی ذمہ داریوں کی طرف بھی توجہ دلائی۔

الانتشار العربی نے 21 اپریل 2005ء کے شمارے کے صفحہ 26 پر انگریزی سیکشن میں ہماری ایک خبر شائع کی ہے جس کا عنوان یہ ہے:

احمدیہ مسلم کمیونٹی۔بیت الحمید مسجد چینو کیلیفورنیا

نوعمر واقفین نو مسجد بیت الحمید میں اکٹھے ہوئے ہیں۔اخبار نے واقفین نو بچوں اور بچیوں کی تصویر بھی شائع کی ہے جس میں مکرم ناصر نور صاحب اور خاکسار بچوں کے ساتھ ہیں۔تصویر کے پیچھے کلمہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ نظر آرہا ہے اور وقف نو کا بینر بعض دعاؤں کے ساتھ بھی نمایاں طور پر نظر آرہا ہے۔

اخبار نے لکھا کہ قریباً 35 بچے اور بچیاں جنہوں نے اپنی زندگیاں اسلام/احمدیت کے لئے وقف کی ہوئی ہیں مسجد بیت الحمید میں اپنے اجتماع کے لئے اکٹھے ہوتے ہیں۔اس اجتماع کی صدارت امام شمشاد ناصر نے کی تلاوت قرآن کے بعد بچوں نے تقاریر کیں۔عزیزم فراز احمد جس کی عمر 10 سال ہے، نے سب شاملین کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی کہ وہ باقاعدہ نماز پڑھیں، تلاوت کریں اور مسجد سے پکا تعلق قائم رکھیں نیز جھوٹ سے اجتناب اور دیانت داری کو شعار بنائیں۔

عزیزم رضوان جٹالہ جن کی عمر 15 سال ہے، نے آنحضرت ﷺ کی تعلیمات کے مطابق سادہ زندگی گزارنے کی ترغیب دی۔اسی طرح یہ بھی کہا کہ بچوں کو چاہئے کہ وہ بڑوں کا ادب و احترام بھی کریں۔

عزیزہ عنبر خان جو 9 سال کی بچی ہے، نے بڑی عمدہ خوش الحانی سے قصیدہ پڑھا جو کہ حضرت مسیح موعودؑ نے آنحضرت ﷺ کی مدح میں کہا ہے۔اخبار نے قصیدہ کے درج ذیل ابتدائی اشعار کا انگریزی ترجمہ بھی نقل کیا ہے۔

یَا عَیْنَ فَیْضِ اللّٰہِ وَالْعِرْفَانِ
یَسْعٰی اِلَیْکَ الْخَلْقُ کَالظَّمْاٰنِ

اس موقعہ پر امام شمشاد ناصر نے بچوں اور والدین کو نصیحت کرتے ہوئے بتایا کہ بچوں کو خصوصی توجہ دی جائے اور ان کی صحیح تربیت کی جائے انہوں نے ماؤں کو خاص طور پر اسکی طرف توجہ دلائی۔اس سلسلہ میں امام نے کہا کہ صحیح تربیت کے لئے بہت ضروری ہے کہ سیٹلائٹ کے ذریعہ MTA کو دیکھا اور سنا جائے۔آخر میں جماعت احمدیہ کا تعارف اور خاکسار کا تعارف لکھا ہے۔

نوٹ: خاکسار یہاں اس بات کو واضح کرنا چاہتا ہے کہ ایک خبر بار بار دہرائی جارہی ہے۔اصل بات یہ ہے کہ ایک خبر مختلف اخباروں میں اور پھر انگریزی، اردو، عربی اور عربی اخبار کے انگریزی سیکشن میں آرہی ہے اس لئے یہ بات محسوس ہو رہی ہوگی کہ یہ دہرائی گئی ہے۔لیکن اخبار یا ان کے سیکشن زبان کے لحاظ سے اور ہیں اور اس طرح ہمارا پیغام مختلف کمیونٹیز مثلاً امریکن، عرب اور ایشین کمیونٹیز تک پہنچا ہے۔الحمد للہ علیٰ ذالک

ایک ہی اخبار نے ایک ہی خبر دو مرتبہ دی ہے جس کا مطلب ہے کہ ایک دفعہ اپنے عربی سیکشن میں اور دوسری دفعہ انگریزی سیکشن میں دی ہے۔

اسی طرح عربی اخبارات کے مختلف نام ہیں۔اخبار کا نام دہرایا جارہا ہے لیکن اس کے سیکشن الگ الگ ہیں۔

ایک یہ اخبار (الانتشار العربی) نے اپنی اشاعت 21 اپریل 2005ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ کا خلاصہ ¼ صفحہ پر حضور کی تصویر کے ساتھ شائع کیا ہے۔اس خطبہ جمعہ کا موضوع تھا ''آنحضرت ﷺ کا توکل علی اللہ''۔حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس خطبہ جمعہ میں آنحضرت ﷺ کے کئی واقعات مثلاً طائف کا واقعہ، ہجرت مدینہ کا واقعہ، خصوصاً حضرت ابوبکر صدیق کو غار ثور میں جواب دینا کہ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا اور آنحضرت کی شجاعت کا واقعہ جب سراقہ نے آپ کا پیچھا کیا، تفصیل کے ساتھ بیان کیا ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آنحضرت ﷺ کی حدیث بھی توکل کے ضمن میں بیان فرمائی کہ اگر تم اللہ تعالیٰ پر حقیقی توکل کرو گے تو خدا تمہیں وہاں سے رزق عطا کرے گا جہاں سے تمہیں گمان بھی نہ ہوگا۔جیسے پرندے صبح خالی پیٹ اپنے گھونسلوں سے جاتے ہیں اور جب شام کو واپس آتے ہیں تو ان کے پیٹ بھرے ہوتے ہیں۔

خطبہ جمعہ کے اس خلاصہ کے نیچے لکھا ہے کہ اگر آپ کو اسلام واحمدیت کے بارے میں مزید معلومات درکار ہیں تو جماعت کی ویب سائٹ الاسلام ڈاٹ آرگ اور فون نمبر پر رابطہ کر سکتے ہیں۔

انڈیا ویسٹ نے اپنی اشاعت 13 مئی 2005ء کے صفحہ C-42 پر واقفین نو اور واقفات نو کی ایک تصویر کے ساتھ خبر شائع کی ہے جس کا عنوان ہے:

''احمدی بچے اور بچیاں، مسجد بیت الحمید میں''

خبر میں بتایا گیا ہے کہ جماعت احمدیہ کے 35 چھوٹے بچیاں اور بچے مسجد بیت الحمید چینو میں اکٹھے ہوئے ہیں جنہیں ان کی پیدائش سے ہی اسلام کی خدمت کے لئے وقف کیا گیا ہے۔یہ اپنے سالانہ اجتماع میں شریک ہوئے تھے۔اس اجتماع کی صدارت امام شمشاد احمد ناصر نے کی۔تلاوت کے بعد بچوں نے قرآن کریم کے یاد کئے ہوئے حصے سنائے اور مختلف عناوین پر تقاریر بھی کی گئیں۔عزیزم فراز احمد جن کی عمر دس سال ہے، نے بچوں کو ایک مسلمان ہونے کے حوالہ سے ان ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔انہوں نے کہا کہ وہی شخص اپنی ذمہ داریوں کو ادا کر سکتا ہے جو مسجد کے ساتھ تعلق رکھے۔قرآن پڑھے اور پانچ نمازیں باقاعدگی کے ساتھ پڑھے۔اس نے یہ بھی کہا کہ ایمانداری کو اپنانا چاہئے اور جھوٹ سے پرہیز کرنا چاہئے۔عزیزم رضوان احمد جن کی عمر 15 سال ہے، نے سادگی پر تقریر کی کہ سادہ زندگی اختیار کرنی چاہئے۔والدین اور بڑوں کا عزت و احترام کرنا چاہئے اور آپ کا دل ہمیشہ مسجد سے اٹکا رہنا چاہئے۔عزیزہ عنبر خان جس کی عمر 9 سال ہے، نے آنحضرت ﷺ کی شان میں قصیدہ پڑھا۔

امام ناصر نے والدین اور بچوں کو صحیح تربیت کی طرف توجہ دلائی اور کہا کہ اس پر خاص توجہ دینی چاہئے۔انہوں نے خصوصاً ماؤں کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔انہوں نے یہ بھی کہا کہ تربیت کے لئے ہمارے پاس بہترین ذریعہ MTA ہے۔اس سے بھرپور فائدہ اٹھائیں۔

خبر کے آخر میں جماعت کی ویب سائٹ الاسلام کا ایڈریس لکھا گیا ہے۔نیز جو تصویر شائع کی ہے اس میں بچے اور بچیاں نظر آرہی ہیں جنہوں نے اپنے انعامات اور سرٹیفیکیٹ ہاتھ میں اٹھائے ہوئے ہیں۔

چند بچوں کے نام جو اس تصویر میں نمایاں ہیں، یہ ہیں: سید زکریا، (یہ اس وقت لاس اینجلس جماعت کے جنرل سیکرٹری ہیں)، جلیس ڈار، (اس وقت جامعہ کینیڈا کی آخری کلاسوں میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں)، رضوان جٹالہ (اس وقت ڈاکٹر بن رہے ہیں)، اور خاکسار کے ساتھ مکرم ناصر نور صاحب ہیں اور ان کے بچے بھی اس تصویر میں شامل ہیں۔مکرم ناصر نور صاحب اس وقت جماعت احمدیہ لاس اینجلس کے صدر ہیں۔حزقیل ڈار اور بچیوں میں صالحہ ڈار ہیں۔

الانتشار العربی نے 19 مئی 2005ء کی اشاعت میں انگریزی سیکشن میں ایک تصویر کے ساتھ خبر دی ہے۔خبر کا عنوان ہے کہ جماعت احمدیہ چینو

(کیلیفورنیا) کے ممبران کی نیشنل شوریٰ (مجلس مشاورت) میں شرکت۔ جو تصویر شائع کی گئی ہے اس میں دائیں سے مکرم مولانا مبشر احمد صاحب (مشنری) خاکسار سید شمشاد احمد ناصر (مشنری) مکرم داؤد حنیف صاحب مشنری انچارج، مکرم ڈاکٹر نسیم رحمت اللہ صاحب نائب امیر امریکہ، مکرم ڈاکٹر حمید الرحمٰن صاحب نائب امیر امریکہ نظر آرہے ہیں۔

خبر میں لکھا ہے کہ جماعت احمدیہ کے 60 جماعتوں سے نمائندگان 3 دن کی مجلس مشاورت کے لئے میری لینڈ میں اکٹھے ہوئے جو کہ موجودہ حالات کے تناظر میں بہت سے مسائل پر گفتگو کریں گے۔

لوکل جماعت چینو کے ریجن کے درج ذیل احباب مکرم امام شمشاد ناصر صاحب، مکرم ڈاکٹر حمید الرحمٰن صاحب، مکرم انور خان صاحب، مکرم وسیم اے سید صاحب، مکرم جلال الدین صاحب صدر جماعت، مکرم جمیل محمد صاحب، مکرم عاصم انصاری صاحب، مکرم مونس چوہدری صاحب، مکرم آفتاب خان صاحب اور مکرم محمود خان صاحب شامل ہوئے۔

اس سال شوریٰ میں 160 احباب حاضری تھے۔ شوریٰ کے موقعہ پر بجٹ کی تجویز، اسی طرح تبلیغ کی سب کمیٹی اور دیگر سب کمیٹیوں کے اجلاسات ہوئے۔ اس موقعہ پر منعم نعیم صاحب ہیومینیٹی فرسٹ کے صدر نے بھی رپورٹ دی۔ انہوں نے بتایا کہ کس طرح اس کے ذریعہ کام ہو رہا ہے۔ شوریٰ کے بعد ایک سیشن ہوا جس میں سوالات کے جوابات دیئے گئے۔ جس میں جماعت کے علماء اور دیگر لوگوں نے سوالات کے جوابات دیئے۔

الانتشار العربی نے اپنی اشاعت 19 مئی 2005ء میں قریباً نصف صفحہ پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ کا خلاصہ عربی زبان میں حضور انور کی تصویر کے ساتھ شائع کیا۔

اس خطبہ جمعہ میں حضور انور نے سورۃ مزمل کی آیت 73:7 اور سورۃ الشوریٰ کی آیات 219-220 سے آنحضرت ﷺ کا ارفع مقام اور آپ کی عبادات کے بارے میں فرمایا۔ آپ نے آنحضرت ﷺ کی نماز تہجد کا نقشہ کھینچا کہ اتنی دیر عبادت کرتے کہ پاؤں متورم ہو جاتے۔

حضور انور نے حضرت عائشہؓ کا بھی ذکر فرمایا کہ ایک رات ان کے ہاں آپ کی باری تھی تو ان سے عبادت کی اجازت لی۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عائشہؓ کی بھی بعض خوبیاں یہاں بیان فرمائیں۔ آپ کو اپنی آخری بیماری کے ایام میں بھی خدا تعالیٰ کی عبادت کا کتنا خیال تھا کہ اس وقت بھی مسجد جا کر نماز باجماعت ادا کرنے کی خواہش تھی۔ پس جس طرح آنحضرت ﷺ کے دل میں خدا تعالیٰ کی محبت اور عبادت کا خیال ہر وقت غالب رہتا تھا اسی طرح جماعت احمدیہ کے افراد کو خدا تعالیٰ کی محبت اور عبادت کرنی چاہئے اور آپ کے اسوہ حسنہ کو اپنانا چاہئے۔

العالم العربی یہ بھی لاس اینجلس کا ایک اور بڑا مشہور عربی کا اخبار ہے۔ یہ اپنی 20 مئی 2005 صفحہ 12B پر عربی میں ہمارے خدام الاحمدیہ اجتماع کی خبر ایک تصویر کے ساتھ شائع کرتا ہے۔ تصویر میں شاملین اجتماع خدام و اطفال ہیں جن کے ساتھ درمیان میں مکرم ڈاکٹر حمید الرحمٰن صاحب نائب امیر امریکہ اور خاکسار سید شمشاد احمد ناصر ریجنل مبلغ ہیں۔

اخبار لکھتا ہے کہ مسجد بیت الحمید میں خدام الاحمدیہ اور اطفال الاحمدیہ کا اجتماع ہوا۔ جس میں بچوں کے لئے علمی و ورزشی مقابلہ جات ہوئے۔ اور اول دوم سوم آنے والوں میں انعامات بھی تقسیم کئے گئے۔ اس میں 70 نوجوان شامل ہوئے۔ مکرم ڈاکٹر حمید الرحمٰن صاحب نے نوجوانوں کو خطاب کرتے ہوئے کہا کہ وہ جماعت کے لئے ریڑھ کی ہڈی ہیں۔ ہمیں اپنے اندر اعلیٰ اخلاق پیدا کرنے چاہئیں۔ امام شمشاد ناصر آف مسجد بیت الحمید نے بھی نوجوانوں کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے کہا کہ انہیں اعمال صالحہ بجالانے کی ہمیشہ کوشش کرتے رہنا چاہئے اور اپنی زندگی کو اسلامی تعلیمات کے مطابق گزارنا چاہئے۔

خبر کے بعد خاکسار کے تعارف میں لکھا ہے کہ شمشاد احمد مسجد بیت الحمید کے امام ہیں۔ جنہوں نے خدمت اسلام کے لئے اپنی زندگی وقف کی ہوئی ہے اور امریکہ آنے سے پہلے وہ پاکستان گھانا اور سیرالیون میں خدمات اسلامیہ بجالا چکے ہیں اور لاس اینجلس آنے سے پہلے وہ ڈیٹن، میری لینڈ، ہیوسٹن میں خدمات بجالا چکے ہیں۔ اگر کسی کو مزید معلومات چاہئیں تو وہ مسجد کے فون پر رابطہ کر سکتے ہیں۔

انڈیا پوسٹ 20 مئی 2005ء کی اشاعت میں اخبار نے ہمارے ریجنل اجتماع خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ کی خبر ایک رنگین تصویر کے ساتھ شائع کی ہے۔

انڈیا پوسٹ نیوز سروس کے حوالہ سے خبر لکھتا ہے کہ احمدیہ مسلم کمیونٹی لاس اینجلس نے مسجد بیت الحمید میں خدام و اطفال کا ریجنل اجتماع کیا۔ اس میں 70 کی حاضری تھی یہ 7 مئی کو ہوا۔ اس اجتماع میں علمی و ورزشی مقابلہ جات بھی ہوئے۔ علمی مقابلہ جات میں قرآن کی تلاوت، اردو اور انگریزی نظم اور تقاریر کا مقابلہ ہوا۔ اس کے ساتھ ہی ورزشی مقابلہ جات میں رسہ کشی، باسکٹ بال اور دوڑ کے مقابلہ جات ہوئے۔

اس موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے ڈاکٹر حمید الرحمٰن صاحب صدر جماعت نے کہا کہ ہمارے بچے ہماری کمیونٹی کے لئے ریڑھ کی ہڈی ہیں۔ اس لئے ہمیں ان کے اندر اعلیٰ اخلاق پیدا کرنے چاہئیں۔ آخری سیشن میں جیتنے والوں کو انعامات بھی دیئے گئے۔

امام شمشاد ناصر نے اس موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے کہا کہ اسلام ہمیں پیار، محبت سکھاتا ہے اور ہمیں ایک دوسرے کے ساتھ احترام کرتے ہوئے اپنے تعلقات کو مضبوط سے مضبوط تر بنانا چاہئے اور نیکیوں میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنا چاہئے اور اس قسم کے اجتماعات ہمارے مقاصد کے حصول میں معاون ثابت ہوتے ہیں۔ امام شمشاد نے کہا۔

ہماری جماعت اور ہمارے نوجوان گزشتہ 25 سالوں سے یہاں اس علاقہ میں خون کے عطیات دینے، غرباء کی ہمدردی اور ان کی ضرورتوں کو پورا کرنے، خوراک و لباس مہیا کرنے اور سڑکوں کی صفائی میں بھی مصروف ہیں۔ تصویر میں ڈاکٹر حمید الرحمٰن صاحب اور خاکسار بچوں کو انعامات تقسیم کر رہے ہیں۔

چینو ہلز چیمپئن نے 21 مئی 2005ء کی اشاعت میں خدام الاحمدیہ کے اجتماع کی خبر شائع کی ہے کہ 70 مسلم نوجوان ساؤتھ کیلیفورنیا کے ریجن سے بیت الحمید میں اکٹھے ہوئے۔ انہوں نے مختلف علمی و ورزشی مقابلہ جات میں حصہ لیا۔ جس میں تلاوت قرآن کریم، اردو، انگریزی تقریر نظم اور باسکٹ بال وغیرہ۔

اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے امام شمشاد ناصر نے کہا کہ اسلام کی یہ تعلیم ہے کہ ہمیں آپس میں پیار و محبت و اخوت کا مظاہرہ کرنا ہے اور یہ اجتماع اس بات میں مددگار ثابت ہوتا ہے۔

الاخبار نے اپنے انگریزی سیکشن میں 24 مئی 2005ء کی اشاعت صفحہ 29 پر دو تصاویر کے ساتھ ہماری جماعت کی خبر دی ہے ایک تصویر میں سامعین بیٹھے ہیں۔ خبر کا عنوان ہے ''چینو سے جماعت احمدیہ کے ممبران نے مجلس مشاورت میں شرکت کی۔ سامعین کی تصویر کے نیچے لکھا ہے ''شوریٰ کے نمائندگان امریکہ کی 60 جماعتوں سے'' دوسری تصویر میں بائیں سے مکرم ڈاکٹر حمید الرحمٰن صاحب آف LA، مکرم ڈاکٹر نسیم رحمت اللہ صاحب آف کلیولینڈ، مکرم امام داؤد حنیف صاحب آف ڈی سی، مکرم امام شمشاد صاحب آف LA، مکرم امام مبشر صاحب آف شکاگو سوالوں کے جواب دے رہے ہیں۔

جیسا کہ خبر کے عنوان سے ظاہر ہے کہ یہ جماعت احمدیہ کی مجلس مشاورت کی خبر ہے۔ خبر میں لکھا ہے کہ جماعت کی مجلس مشاورت جو سلور سپرنگ میری لینڈ میں 3 دن کے لئے ہوئی اس میں امریکہ کی 60 جماعتوں سے نمائندگان، مختلف مسائل پر گفتگو اور حل نکالنے کے لئے جمع ہوئے۔ یہاں لاس اینجلس کی جماعت سے نمائندگی کرتے ہوئے یہ لوگ شامل ہوئے۔ مکرم امام شمشاد ناصر صاحب، مکرم ڈاکٹر حمید الرحمٰن صاحب نائب نیشنل صدر، نیشنل سیکرٹریز مکرم انور محمود خان صاحب، مکرم وسیم سید صاحب، مکرم جلال الدین احمد صاحب صدر جماعت، منتخب نمائندے، مکرم جمیل محمد عاصم انصاری صاحب، مکرم مونس چوہدری صاحب، مکرم آفتاب خان صاحب اور مکرم محمود خان صاحب شامل ہیں۔

شوریٰ میں نیشنل ایگزیکٹو اور قریباً 160 نمائندگان شامل ہوئے۔ سب کمیٹی مال نے بجٹ پر بحث کی۔ اسی طرح تبلیغ سب کمیٹی نے بھی ممبران کو بتایا کہ جب بھی اسلام کے بارے میں اعتراضات کا جواب دینا ہو تو سنجیدگی اور نرمی کو اختیار کرنا چاہئے جس میں احترام کا پہلو بھی مدنظر رکھنا چاہئے۔

خبر کے آخر میں ہیومینیٹی فرسٹ کے بارے میں لکھا ہے کہ جماعت احمدیہ نے مختلف قدرتی آفات کے موقعہ پر متاثر افراد کی بے لوث خدمت کی۔

شوریٰ کے اجلاسات کی صدارت مکرم ڈاکٹر احسان اللہ ظفر صاحب امیر جماعت امریکہ نے کی۔ جبکہ ان کی معاونت مختلف سیشن میں مکرم داؤد حنیف صاحب مشنری انچارج امریکہ، مکرم ڈاکٹر حمید الرحمٰن صاحب، مکرم ڈاکٹر ظہیر باجوہ صاحب، مکرم زندہ محمود باجوہ صاحب اور مکرم ڈاکٹر نسیم رحمت اللہ صاحب نے کی۔

شوریٰ کے اختتام پر ایک سیشن سوال و جواب کا بھی ہوا۔ سوالوں کے جواب دینے والے پینل میں مولانا داؤد حنیف صاحب اور امام شمشاد ناصر شامل تھے۔

الاخبار عربی اخبار نے اپنے عربی سیکشن میں 24 مئی 2005ء کی اشاعت صفحہ 23 پر مسجد بیت الحمید میں ہونے والے اجتماع خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ کی خبر ایک تصویر کے ساتھ شائع کی ہے۔ تصویر میں ڈاکٹر مکرم حمید الرحمٰن صاحب صدر جماعت لاس اینجلس اور خاکسار (سید شمشاد) نیز تمام شاملین اجتماع خدام و اطفال ہیں۔

اخبار نے لکھا ہے کہ اس میں 70 خدام و اطفال نے شرکت کی۔ اس اجتماع میں ڈاکٹر مکرم حمید الرحمٰن صاحب اور امام شمشاد ناصر نے تقاریر کیں۔ خدام کے علمی و ورزشی مقابلہ جات بھی ہوئے، جیتنے والوں کو انعام بھی دیئے گئے۔

خبر کے آخر میں جماعت احمدیہ کا تعارف ہے کہ جماعت احمدیہ مسلمہ اس وقت دنیا کے 200 ممالک میں پھیل چکی ہے اور اس کا ماٹو ہے محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں۔ مسجد کا پتہ اور فون نمبر بھی آخر میں درج ہے۔

(باقی آئندہ بدھ ان شاء اللہ)

DAILY LONDON
ALFAZL
ONLINE

www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION | Download on the App Store | ANDROID APP ON Google play

اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء
درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
+44 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

مالی مشکلات سے نجات

حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی فرماتے ہیں۔’’ایک دفعہ خاکسار اور مولوی عبد اللہ صاحب سنوری کو قادیان دار الامان میں اکٹھا رہنے کا موقع ملا۔ ایک دن دوران گفتگو میں نے عرض کیا کہ آپ سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کا کوئی خاص واقعہ بتائیں۔حضرت مولوی صاحب نے حضرت اقدس کی خاص برکات کا ایک واقعہ سنایا۔ آپ نے بیان کیا کہ میں ایک عرصہ تک مالی مشکلات میں مبتلا رہا اور کئی ہزار روپے کا مقروض ہوگیا۔ میں نے مالی مشکلات سے گھبرا کر بے چینی کی حالت میں حضرت اقدس علیہ السلام کے حضور نہایت عاجزی سے اپنی مالی مشکلات کے ازالہ کیلئے درخواست دعا کی۔ اس پر حضور اقدس نے فرمایا میاں عبد اللہ ہم بھی انشاءاللہ آپکے لئے دعا کریں گے لیکن آپ اس طرح کریں کہ فرضوں کی نماز کے بعد گیارہ دفعہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم کا وظیفہ جاری رکھیں۔

چنانچہ حضور اقدس کے ارشاد کے مطابق میں نے کچھ عرصہ اس وظیفہ کو جاری رکھا اور خود حضورؑ نے بھی دعا فرمائی خدا کے فضل سے تھوڑے ہی عرصہ میں میرا سب قرض اتر گیا اس کے بعد جب کبھی بھی مجھے مالی پریشانی ہوتی ہے تو میں یہی وظیفہ کرتا ہوں یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ میرے لئے کشائش کے سامان پیدا فرما دیتا۔ یہ وظیفہ میں نے بار بار پڑھا ہے۔ اور اس سے بہت فائدہ اٹھایا ہے۔

حضرت مولوی صاحب کی یہ بات سن کر میں نے عرض کیا کہ سیدنا حضرت اقدس علیہ السلام تو اب وصال فرما چکے ہیں اگر حضور اس دنیا میں ہوتے تو آپ کی طرح حضورؑ سے اس وظیفہ کی اجازت لے کر اس سے فائدہ اٹھاتے۔کیا اب یہ ممکن ہے کہ ہم بھی اس وظیفہ سے کسی صورت میں آپ سے اجازت حاصل کر کے فائدہ اٹھا سکیں۔اس پر حضرت مولوی صاحب نے تبسم فرماتے ہوئے فرمایا کہ میں نے اب تک اور کسی شخص کو اس کی اجازت نہیں دی تھی۔ لیکن آپ کی خواہش پر آپ کو اس کی اجازت دیتا ہوں۔ چنانچہ آپ نے اس بابرکت وظیفہ کی مجھے اجازت فرمائی ۔ خاکسار بھی اب اپنی زندگی کے آخری ایام میں ہے۔ لہذا میں ہر اس احمدی کو جو میری اس تحریر سے آگاہ ہوسکے اور اس وظیفہ سے فائدہ اٹھانا چاہئے اپنی طرف سے اس وظیفہ کی اجازت دیتا ہوں۔

(حیات قدسی حصہ سوم:ص80-81)

گھر سے باہر جانے اور شادی کی مبارکباد کی دعائیں

حضرت اُم سلمہؓ فرماتی ہیں کہ رسول کریم ﷺ جب میرے گھر سے نکلتے تو آسمان کی طرف نظر اٹھا کر یہ دعا پڑھتے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَعُوۡذُبِکَ اَنۡ اَضِلَّ اَوۡ اُضَلَّ اَوۡ اَزِلَّ اَوۡاُزَلَّ اَوۡ اَظۡلِمَ اَوۡ اُظۡلَمَ اَوۡ اَجۡھَلَ اَوۡ یُجۡھَلَ عَلَیَّ ۔

(سنن ابی داؤد۔ابواب النوم۔باب مایقول إذاخرج من بیعته)

(ترجمہ) اے اللہ! میں آپ کی پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ میں گمراہ ہوں یا گمراہ کیا جاؤں، یا لغزش کھاؤں یا پھسلایا جاؤں اور اس بات سے کہ میں کسی پر ظلم کروں یا کوئی دوسرا مجھ پر ظلم کرے یا جہالت برتوں یا میرے ساتھ جہالت برتی جائے۔

حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب گھر سے باہر تشریف لے جاتے تو یہ دعا پڑھتے:

بِسۡمِ اللّٰہِ تَوَکَّلۡتُ عَلَی اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَعُوۡذُ بِکَ مِنۡ اَنۡ نَّزِلَّ اَوۡ نُضِلَّ اَوۡ نَظۡلِمَ اَوۡ نُظۡلَمَ اَوۡنَجۡھَلَ اَوۡ یُجۡھَلَ عَلَیۡنَا

(سنن الترمذی۔کتاب الدعوات۔باب منہ، حدیث نمبر 3427)

اے اللہ! ہم تیری پناہ لیتے ہیں اس سے کہ ہمارے قدم (تیرے راستہ سے) خود ڈگمگائیں، یا ہم کسی اور کے قدم ڈگمگائیں اور اس سے کہ ہم کسی کو گمراہ کریں اور اس سے کہ ہم (کسی پر) ظلم کریں، یا ہم پر ظلم کیا جائے، یا ہم (کسی کے ساتھ) نادانی (بدتمیزی) کریں، یا ہم پر نادانی (بدتمیزی) کی جائے۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ جب کوئی شادی کرتا ہے تو رسول کریم ﷺ فرماتے:

بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ وَبَارَكَ عَلَيۡكَ وَجَمَعَ بَيۡنَكُمَا فِي الۡخَيۡرِ

(سنن الترمذی،کتاب النکاح عن رسول اللہؐ،باب ماجاء فیھا یقال للمتزوج)

اللہ تعالیٰ آپ دونوں (زوجین) پر برکتیں نازل فرمائے اور دونوں کو حسن معاشرت عطا فرمائے۔

بعض کو آپؐ یہ دعا بھی دیتے جیسا کہ حضرت عبد الرحمٰن بن عوفؓ کو دی۔

بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِيۡ اَهۡلِكَ وَ مَالِكَ

(سنن الترمذی،کتاب النکاح عن رسول اللہؐ،باب ماجاء فیھا یقال للمتزوج)

اللہ تعالیٰ تمہارے گھر والوں اور تمہارے مال میں برکت عطا فرمائے۔

اللّٰھُمَّ بَارِكۡ لَھُمۡ، وَبَارِكۡ عَلَيۡھِمۡ کے الفاظ بھی ملتے ہیں۔

(سنن ابن ماجہ کتاب النکاح حدیث ۱۹۰۶)

(مرسلہ: ذکاء اللہ)

بقیہ: دربار خلافت...... از صفحہ 2

کے انوار دوسرے میں اثر کر کے اسے قوت بخشیں‘‘۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 101 جدید ایڈیشن- اخبار البدر 8 ستمبر 1904ء صفحہ 8-3)

تو آپؑ نے نمازوں کی ادائیگی سے لے کر جمعہ، جمعے کے بعد عیدین، پھر حج یہ ایک وحدت کا نشان بتایا ہے۔ اور سب سے زیادہ وحدت کا نمونہ اگر آج دکھانا ہے تو احمدی نے دکھانا ہے۔ جو غیروں کے اعتراض ہیں ان کے منہ بند کرنے کے لئے خود اپنی عبادتوں کو زندہ کرنا ہے، نمازوں کے لئے اکٹھے ہونا ہے۔ جمعوں کے لئے اکٹھے ہونا ہے، عید پر اکٹھے ہونا ہے۔ پس اس طرف ہر احمدی خاص طور پر توجہ دے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں شامل ہو کر اپنے اندر تبدیلی کا جو عہد کیا ہے اس کو پورا کرنے والا بننا ہے، حقیقی معنوں میں مومن کہلانے والا بننا ہے۔ ورنہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک نہ مومن ہیں نہ ہدایت پانے والے ہیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ تو مسجد کو آباد کرنے والوں کو ایمان لانے والوں میں شمار کرتا ہے۔ فرماتا ہے:{اِنَّمَا یَعۡمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰہِ مَنۡ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَ الۡیَوۡمِ الۡاٰخِرِ وَ اَقَامَ الصَّلٰوۃَ وَ اٰتَی الزَّکٰوۃَ وَلَمۡ یَخۡشَ اِلَّا اللّٰہَ فَعَسٰۤی اُولٰٓئِکَ اَنۡ یَّکُوۡنُوۡا مِنَ الۡمُھۡتَدِیۡنَ}(التوبۃ:18) کہ اللہ کی مساجد تو وہی آباد کرتے ہیں جو اللہ پر ایمان لائے اور یوم آخرت پر اور نماز قائم کرے اور زکوٰۃ دے اور اللہ کے سوا کسی سے خوف نہ کھائے۔ پس قریب ہے کہ یہ لوگ ہدایت یافتہ لوگوں میں شمار کئے جائیں۔ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو ایمان کے تقاضے پورے کرتے ہوئے مسجدیں آباد کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(خطبہ جمعہ 14/ جنوری 2005ء)

06جنوری2021ء		طلوع فجر	غروب آفتاب
مکہ مکرمہ		05:39	17:53
مدینہ منورہ	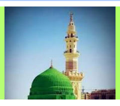	05:44	17:48
قادیان		06:03	17:39
ربوہ		05:43	17:19
اسلام آباد ٹلفورڈ		06:36	16:12